بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۳۴ | ۶ محرم ۱۳۸۹ھ - ۱۵ امان ۱۳۴۹ہش - ۱۵ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے

خدا کی ہستی اور صفاتِ کاملہ کی معرفتِ تامہ صرف دعا ہی سے حاصل ہوتی ہے

"سورہ فاتحہ میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دعا میں مشغول رہیں بلکہ دعا اھدنا الصراط المستقیم سکھلائی گئی ہے اور فرض کیا گیا ہے کہ پنجوقت یہ دعا کریں۔ پھر کس قدر غلطی ہے کہ کوئی شخص دعا کی روحانیت سے انکار کرے۔ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے اور دعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔

ہماری تقریر مذکورہ بالا سے ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضاء و قدر کے صدہا امور میں یہی سنت اللہ ہے کہ جدّ و جہد سے ثمرہ مرتّب ہوتا ہے۔ اسی طرح دعا میں بھی جو جدّ و جہد کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیّت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثارِ صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچّا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے اور خدا کی ہستی اور صفتِ کاملہ کی معرفتِ تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں اور ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۲۸-۲۹)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ شدید سر درد کی تکلیف ہے نیز ضعف بھی ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۴ امان۔ حضور ایدہ اللہ علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے آپ نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں یقینِ کامل اور عملی نمونہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں دعا کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان ثمرات کو واضح فرمایا اور احباب کو غلبۂ اسلام نیز حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

● اللہ تعالیٰ نے ۲۸ فروری ۱۹۷۰ء کو ملک سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلّغ بخارا کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام وسیم احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

● آجکل میرے والد محترم ہائی بلڈ پریشر سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ سول ہسپتال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(تاثیر احمدی۔ کراچی)

ربوہ کے محلہ جات میں ہفتہ قرآن مجید

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ربوہ کی مرکزی مسجد مبارک کے علاوہ دارالرحمت شرقی، دارالرحمت وسطی، دارالصدر شرقی، دارالصدر جنوبی، دارالصدر غربی ب، دارالیمن، دارالصدر غربی الف، دارالعلوم شرقی و غربی اور دارالرحمت غربی کی مساجد میں بھی نماز مغرب کے بعد اجلاس منعقد ہوئے جن میں مقررہ عنوانات پر علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔ یہ تقاریر حضور انور کی تحریک تعلیم القرآن کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہوئیں، الحمد للہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ امان ۱۳۴۹ہش

اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

آج دُنیا ایک نہایت ہی ذہنی تموج کے دَور میں سے گزر رہی ہے۔ متضاد سمتوں سے لہریں اُٹھ اُٹھ کر باہم ٹکراتی ہیں اور سمندر میں ہر طرف ایک طوفان سا آیا ہُوا ہے۔ کشتیاں اُبھر اُبھر کر ڈوبتی ہیں اور ڈوب ڈوب کر اُبھرتی ہیں۔

بیشک دینی اور لادینی افکار میں ہمیشہ سے کشمکش چلی آئی ہے مگر آج یہ کشمکش اِس قدر واضح اور نمایاں بلکہ خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ ڈر لگتا ہے کہ دنیا انسان کے کارناموں سے کہیں فنا نہ ہو جائے۔ ایک طرف لادینی نے بے پناہ مادی قوت حاصل کر لی ہے اور دوسری طرف انسان اخلاق سے بالکل عاری ہوتا چلا جاتا ہے۔ مادیت اس قدر چھا گئی ہے کہ روحانی اقدار محض راکھ میں شراروں کی طرح کہیں کہیں چمک جاتے ہیں۔

یورپ میں عیسائی فرقوں کی باہمی چپقلش نے موجودہ دنیا کو جنم دیا ہے۔ ایک مدت سے پوپ مذہبی دُنیا کا ڈکٹیٹر چلا آتا تھا اور تمام یورپ اس کے پھیلائے ہوئے زنجیروں میں بندھا چلا آتا تھا مگر چھٹی صدی عیسوی کے بعد جب عربستان میں اسلام کا ظہور ہُوا تو اس خاموش جوہڑ میں بھی حرکت پیدا ہو گئی۔ مغربی عیسائی دنیا نے میدانِ جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے شکستوں پر شکستیں کھائیں اور رومی سلطنت کے ایوان اس قدر متزلزل ہوئے کہ بعد میں آنے والی چند سیلاب نے یورپ کی ہیئتِ کذائی ہی بدل کر رکھ دی۔

سپین پر مسلمانوں کا تسلط ایک سورج تھا جس نے علوم و فنون سے یورپ کو آشنا کر دیا اور جہالت کے اندھیرے جن میں یورپ ڈوبا ہُوا تھا کچھ کچھ دُور ہونے لگے۔ تا آنکہ لوتھر نے یورپ کے برخلاف کھلم کھلا بغاوت کا علم بلند کر دیا اس طرح جوہڑ کا سکوت تو ٹوٹ گیا مگر عیسائیت کے مختلف فرقوں میں جنگِ زرگری اِس حد تک پہنچ گئی کہ عام انسان کے لئے زندگی تلخ ہو کر رہ گئی۔

تعصب نے طرح طرح کے عذاب اپنے مخالفوں کے لئے ایجاد کئے اور یورپ کا کوئی ملک ایسا نہ تھا جہاں کوئی انسان اپنے دلی اعتقاد کو قائم رکھتے ہوئے زندگی کے چند لمحے آرام سے گزار سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ تمام یورپ میں انارکی کی سی صورت پیدا ہو گئی اور لوگ مذہب سے ہی بیزار ہو گئے۔ اس کا علاج یہ کیا گیا کہ حکومت سے مذہب کو الگ کر دیا گیا اور سیکولر حکومت کی بنیادوں پر معاشرہ کو استوار کیا گیا۔ اس سے یورپ میں امن قائم ہو گیا مختلف فرقوں کے پادریوں نے عیسائیت کی اشاعت کی طرف رجوع کیا اور نئے نئے ممالک میں پہنچ کر مشن قائم کر لئے۔

حکومت اور معاشرے سے مذہب کو خارج کرنے کا اور سیکولرزم اختیار کرنے کا یہ اثر ہُوا کہ یورپ کی ذہنیت مادیت کی طرف جُھک گئی اور اس زمانے سے لے کر آج تک یہ رجحان بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

عیسائیت کی بنیاد چونکہ توہمات اور قیاسیات پر استوار ہوئی تھی اس لئے مادیت نے اسے آسانی سے شکست دے دی۔ اور یہ خیال پیدا ہُوا کہ عقل اور مذہب دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ اِس خیال نے یہاں تک فروغ پایا ہے کہ اب سرمایہ داری ہو یا سوشلزم دونوں ہی مذہب کے خلاف ہو چکے ہیں۔ اور وہ حالت ہو گئی ہے جو آج ہم اس تنازعہ کے متعلق دیکھ رہے ہیں اور جس کا اشارہ ہم نے شروع میں کیا ہے۔ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جماعتِ احمدیہ کا اصل مقصد

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

"مَیں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران، خصوصاً امراء اضلاع کو اِس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآنِ کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآنِ کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس مَیں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ چھوٹا نہ بڑا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآنِ کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو، جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآنِ کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک آپ اِس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ضروری اعلان

ایک قومی ضرورت کے سلسلہ میں کراچی سے پندرہ سال قبل شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار "ایمان" کے پُرانے پرچے درکار ہیں۔ اگر کسی صاحبِ ذوق دوست کے پاس ہوں تو مطلع فرماویں۔

(تاثیر احمدی سابق ایڈیٹر روزنامہ المصلح پوسٹ بکس ۷۲۱۵ کراچی ۳)

ایک خواب

جناب کیپٹن عبدالسلام خان صاحب پائلٹ چالنا ابن جناب مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر لائٹ لاہور لکھتے ہیں:۔

"آج سترہ اور اٹھارہ فروری ۱۹۷۰ء کی درمیانی شب مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے بڑے پیار اور زور سے بھینچ کر گلے لگایا ہے۔ حضور کے گلے لگانے کے ساتھ ہی مَیں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ کا نور میرے اندر سرایت کر رہا ہے۔

حضور کے معانقہ کے ساتھ ہی مَیں ایک عجیب قسم کی اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔ مجھے حضور ایدہ اللہ کا قد حضور کے اصل قد سے بہت بڑا معلوم ہو رہا ہے اور ایک عجیب نورانی فرحت برسا رہا ہے جس کو میرا جسم جذب کر رہا ہے۔ اور مَیں اس معانقہ کے بعد ایک ایسی روحانی بلندی اور روحانی تازگی اور سرور محسوس کرتا ہوں جس کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔" عبدالسلام خان

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ

کارکنات لجنہ اماء اللہ جب تک اپنی سالانہ رپورٹ میں درج ہدایات (آئندہ سال کے لئے) سے آگاہ نہ ہوں وہ صحیح طور پر کام نہیں کر سکتیں لہٰذا مہربانی فرما کر جلد از جلد رپورٹ منگوالیں۔ قیمت برائے نام عہ ہے۔ (امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (مکی دور)

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۴)

اب حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم حق پر ہیں۔ ارشاد ہوا کیوں نہیں۔ عرض کی پھر چھپ چھپ کر اس کا نام لینا کیسا؟ چنانچہ صحابہ دارِ ارقم سے باہر نکلے۔ ایک قطار کے آگے حمزہؓ تلوار سونت کر چلے اور دوسری قطار کے سامنے حضرت عمرؓ اور خانہ کعبہ میں جاکر حضور کے پیچھے نماز ادا کی۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔

ان اسلام عمر کان فتحاً
وان ھجرتہ کان نصراً وان
امارتہ کانت رحمۃ

(ابن ھشام جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

کفر پر عمر کے اسلام لانے کی خبر بجلی بن کر گری۔ عبداللہ بن مسعود نے سچ کہا۔ عمر کا اسلام لانا اسلام کی فتح تھی۔ اور ہجرت بھی یقیناً نصرت تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا۔ تو کمان کندھے پر رکھی۔ کمر سے تلوار لٹکائی۔ اور بیت اللہ کی طرف آئے۔ طواف کیا اور پھر کفار قریش سے جو وہاں موجود تھے مخاطب ہو کر کہا۔

شاھت الوجوہ من اراد ان
تثکلہ امہ ویتیم ولدہ
وترمل زوجتہ فلیلقنی وراء
ھذا الوادی (ادب الدنیا ص ۱۸۲)

یعنی سردارو رسوا ہو گئے۔ میں ہجرت کرنے لگا ہوں۔ جو چاہتا ہے اس کی ماں بین کرے اور اس کے بچے یتیم ہوں اور عورت رانڈ وہ اس وادی کے پار میرا سامنا کرے اس کی امارت کے متعلق بھی اتنا کہنا کافی ہوگا۔ کہ ایک مستشرق کہتا ہے۔ اگر ایک عمر اور ہوتا تو تمام دنیا مسلمان ہو جاتی۔ تقسیم ملک کے بعد کٹر ہندو مہاتما گاندھی نے کہا تھا۔ ہمارے وزراء کو عمر فاروق کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے

اس دعا کے بعد ایک اور دعا کی تاثیر ملاحظہ کیجئے اوس قبیلہ یمن میں آباد تھا۔ ان کے قبیلہ کا ایک سردار مکہ نبوی میں آیا۔ یہ شاعر اور ایک ذہین شخص تھا۔ قریش نے ایک اجنبی کو دیکھا تو کان بھرنے شروع کئے۔ کہا محمدؐ ایک ساحر ہے۔ اس کی بات مت سننا اور طفیل بن عمرو نے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ حضور خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ تلاوت قرآن پاک ہو رہی تھی۔ یہ قریب ہوئے روئی کے پنبہ ذرا ڈھیلے کئے اور کلام الٰہی سنتے رہے (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک بار اسی جلسہ سالانہ میں کہا تھا رحمت کی ہوائیں چلیں گی۔ اور کانوں کی روئی نیچے گر جائے گی بعض لوگوں نے اس پر شور مچایا تھا۔ یہاں یہ معنے تھے۔ تم اس بنسری کی آواز سنو گے اور ضرور سنو گے۔)

حضور نماز پڑھ کر گھر کی طرف چلے آئے تو آپ ان کے ساتھ ہو لئے۔ گھر پہنچ کر حضور سے عرض حال کی۔ اور ایمان لے آئے۔ وطن جاکر والد اور بیوی کو تبلیغ کی۔ وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ لیکن اوس نے اس آواز کو دل میں جگہ نہ دی۔ یہ حضور کی خدمت میں پھر حاضر ہوئے اور عرض کی اوس قبیلہ اپنی بدیوں میں مست ہے۔ فادع اللہ علیھم ان کے لئے بددعا کیجئے۔ رحمۃ للعالمین نے فرمایا۔ اللھم اھد اوساً اے اللہ اوس قبیلہ کو ہدایت دے اور فرمایا۔ جاؤ ان کو نرمی سے تبلیغ کرو۔ اس دعا کا نتیجہ دیکھئے۔ جنگ خیبر کے سال وہ حضور کی خدمت میں مدینہ پہنچے۔ تو ستر خاندان ان کے ہمرکاب تھے۔ ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اللھم اھد اوساً وائت بھم اے اللہ! اوس کو ہدایت دے اور ان کو لے آ

کیا ابوہریرہؓ جس نے عشق و وفا کا یہ نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال نہ ممکن ہے۔ اس دعا کے مصداق نہ تھے۔ وہ فاقہ کش مسجد نبوی بحرین کے گورنر بنے۔ جب یہ بحرین پہنچے تو ان کی آمد سے وہاں برکتیں ہی برکتیں اُمڈ آئیں۔ یہ مدینہ آتے تو چھ لاکھ روپیہ محاصل ساتھ لاتے۔ اور جب گورنری سے ریٹائرڈ ہوئے تو مسجد نبوی میں اذان دیتے تھے۔ شانِ استغنا یہ کہ قیصر و کسریٰ کے رومال مال غنیمت میں ملے۔ تو ان پر تھوکا کرتے تھے۔ اور حضورؐ کی یاد آئی تو مرغ بسمل کی طرح تڑپتے، چیخیں مار کر روتے۔ انہیں ہستیوں کے متعلق کسی نے کہا ہے۔

واسفا علی فراق قوم
ھم المصابیح والحصون
والمدن والسرو اسی
والخیر والامن والسکون

ہائے افسوس اس قوم کے جاتے رہنے پر۔ یہ قندیلیں تھیں۔ یہ امن کے حصار تھے۔ یہ بستیوں کے تعویذ تھے۔ دنیا کے پہاڑ تھے یہ بھلائی تھے۔ یہ امن و سکون کا باعث تھے

کچھ سعید روحیں جن کی فطرت میں سعادت تھی۔ جن کے لئے سعادت مندی مقدر تھی۔ ہدایت کو قبول کر رہی تھیں لیکن جو ازلی شقی تھے۔ اور ایذا دہی اور مخالفت میں بڑھتے جاتے تھے۔ ایک دن جبین نیاز سجدہ ریز تھی۔ حضور اپنے پروردگار سے محو راز و نیاز تھے۔ کہ عقبہ ابن ابی معیط نے اونٹنی کی بچہ دانی لاکر حضور کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ حضور نے سر مبارک زمین سے نہ اٹھایا۔ دیر تک سجدہ میں ہی پڑے رہے۔ حضرت فاطمہ آئیں۔ اس گند کو بڑی خفت سے پرے پھینکا۔ اور اس کرتوت کرنے والے کو بددعائیں دینے لگیں۔ حضور نے اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے یہ دعا کی۔

اللھم علیک الملاء من
قریش ابا جھل بن ھشام و
عتبۃ بن ربیعہ و امیۃ
بن خلف فرایتھم قتلوا یوم
بدر فالقوا فی بئر غیر امیۃ
تقطعت اوصالہ فلم یلق
فی البئر (بخاری باب لقی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
فی المشرکین بمکۃ)

اے اللہ! قریش کے سرداروں سے پہلے ابوجہل ابن ہشام سے عتبہ اور شیبہ سے امیہ بن خلف سے۔ راوی کہتا ہے یہ سب جنگ بدر کے پہلے معرکہ جنگ بدر میں ہلاک ہو گئے تھے۔ اور ایک گڑھے میں ان کی لاشیں پھینک دی گئیں۔ سوائے امیہ کے کہ ان کی انتڑیاں باہر آ گئی تھیں۔

بخاری کتاب المغازی میں ولید بن عقبہ کا بھی نام ہے۔ اور راوی کہتا ہے میں نے ان کی لاشیں خود دیکھی تھیں۔ گرمی سے ان کے جسموں کی حالت غیر ہو گئی تھی۔

بعض نے اس داعی الی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بشیر سے فائدہ اٹھایا۔ اور رحمت خداوندی کے سایہ میں آ گئے۔ اور جہل نے اس رحمت کے ہاتھ کو جھٹکا۔ اور درپئے آزار رہے۔ وہ واصل جہنم ہوئے اور موجب عبرت بنے۔ ابوجہل جو اعدیٰ عدو تھا اس نے ہی بدر کے موقعہ پر دعا کی تھی۔

اللھم من کان منا کاذباً فاحشہ
فی ھذہ الدنیا

اور تاریخ گواہ ہے کہ وہ دونوں عمروں عوذ اور معاذ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔ اور اس کی آخری خواہش کہ اس کی گردن لمبی کر کے کاٹی جائے بھی پوری نہ ہو سکی۔ ابومسعود نے داڑھی سے پکڑ کر سر کے قریب سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ (بخاری کتاب المغازی)

اور ان کی لاشوں پر کھڑے ہو کر حضرت رسول مقبولؐ نے فرمایا۔

انا قد وجدنا ما وعدنا ربکم
حقاً فھل وجدتم ما وعدکم
ربکم حقاً

ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا۔ اور تم سے جو وعدہ تھا وہ بھی پورا ہوا کہ نہیں؟ حضرت عمر نے عرض کی حضور آپ ان بے جان لاشوں سے مخاطب ہیں۔ یہ کیا سنیں گے فرمایا۔

والذی نفس محمد بیدہ
ما انتم باسمع ما اقول منھم
(بخاری کتاب المغازی)

قسم اس ذات کی اور اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ میری اس پکار کو تمہاری طرح سن رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس مظلوم کی دعا کا نتیجہ تھا۔ یہ سارا انقلاب اس فانی فداہ

فرمانِ خداوندی

عدل و انصاف

"اور انصاف کو مدِ نظر رکھو۔ اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" (الحجرات آیت ۱۰)

"اللہ تعالےٰ یقیناً عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے" (النحل آیت ۹۱)

"اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔" (النساء آیت ۵۹)

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو مکہ کی تاریک راتوں میں کی گئیں ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا۔

اتق دعوۃ المظلوم فانہا
لیس بینہا و بین اللہ حجاب
(بخاری کتاب المظالم الاتقاء والحذر
من دعوۃ المظلوم)

کہ مظلوم کی بددعا سے بچنا کہ اس دعا کے اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔ دنیا دعا کی تاثیر سے غافل ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ سہام اللیل میں کیا طاقت ہے۔ لیکن اے غلام محمد کی جماعت تُو اس کی طاقت کو جاننے والے نے کیا فرمایا تھا۔

"دعا میں اللہ تعالےٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار دعا ہی تو ہے اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے رکھ دیتا ہے۔"
(ذکر حبیب مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب ص۱۷۹)

اور اس تیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

سہامی لا تطیش بوقت حرب
وسیفی لا یخاور فی القتال

میرا تیر جنگ میں کبھی خطا نہیں جاتا اور میری تلوار لڑائی میں کسی سے چوکتی نہیں۔

فریضۂ تبلیغ۔

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں آخری بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ہے "فریضۂ تبلیغ"۔ نبی اللہ تعالےٰ کا پیغامبر ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے تبلیغ احکام الٰہی ابتدائے وحی میں اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو فرمایا تھا۔ قم فانذر۔ وانذر عشیرتک الاقربین اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر علی رؤس الاشہاد آپ نے یہ گواہی لی تھی۔ الا ھل بلغت کہ میں نے خدا کا پیغام تم تک پہنچا دیا یا نہیں۔ اور سب نے بیک زبان کہا تھا نعم بلغت۔ ہاں آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس منصب پر سرفراز فرمایا۔ تو آپ نے جبل بوقبیس پر چڑھ کر قریش کے ایک ایک قبیلہ کو نام بنام پکار کر کہا میں خدا کا پیغامبر ہوں۔ آپ نے کھانے پر بلا بلا کر تبلیغ کی۔ آپ نے ان سے اپنے صدق کی شہادت لے کر کہا۔ پھر میں آسمانی پیغام پہنچانے میں بھی صادق ہوں۔ مخالفین کی ایذا دہی۔ ان کا گالی گلوچ۔ ان کی دھمکیاں آپ کو اس فرض سے باز نہ رکھ سکیں۔ دشمن نے ایک معاہدہ کے ذریعہ آپ کا بائیکاٹ کر دیا۔ آپ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے بھوک اور پیاس سے آپ اور آپ کے ساتھیوں کا برا حال تھا۔ درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ لیکن فریضۂ تبلیغ میں کوتاہی نہ آنے دی۔ آپ کا ایک سیرت نگار ابن ہشام لکھتا ہے۔

ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی ذالک یدعو
قومہ لیلا ونہارا سرا
اوجہارا مبادیا بامر اللہ
لا یتقی فیہ احدا من الناس
(ابن ہشام جلد ۱ ص۲۳۶)

اس حالت میں بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو رات دن خفیہ اور علی الاعلان خدا کے پیغام کی طرف بلاتے۔ اور کسی کی پرواہ نہ کرتے

حج کے ایام میں جب عرب کے گوشہ گوشہ سے لوگ مکہ میں جمع ہوتے۔ آپ ایک ایک خیمہ پر جاتے۔ انہیں رحمت خداوندی کی طرف بلاتے۔ ایک ایک دروازہ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کھٹکھٹاتے کہ شاید وہ کھولا جائے۔ آب حیات کا یہ چشمہ ہر ہونٹ تک پہنچے۔ تا کوئی زندگی کا خواہاں نجات پائے۔ لیکن مکہ والوں کی اکثریت نے اپنے دلوں کے کواڑ نہ کھولے۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ زبیر بن العوامؓ۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ طلحہ بن عبید اللہ۔ سعد بن وقاصؓ۔ سعید بن زیدؓ۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ۔ یہ تمام صحابہؓ ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ جنہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں جنت کی خوشخبری دی تھی۔ یعنی اصطلاح اسلام میں یہ عشرہ مبشرہ کہلائے۔ (ترمذی ابواب المناقب)

غلاموں میں سے زید بن حارثہ۔ خباب بن ارت، بلال اور صہیب ایمان لائے۔ حبشہ کے بلال کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ روم کے صہیب اس دولت سے بہرہ ور ہوئے۔ صہیب مسلمان ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پہلا رومی پھل۔ لیکن مکہ کا ابوجہل محروم رہا۔ حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا تھا

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب ز روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

(باقی)

جامعہ نصرت ربوہ میں یوم والدین کی تقریب

جامعہ نصرت ربوہ میں ۵ فروری بروز جمعرات دس بجے صبح یوم والدین منایا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ صد مہمانوں نے شرکت فرمائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بھی از راہ نوازش اس تقریب کو رونق بخشی۔

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے اس تقریب کی صدارت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں محترمہ پرنسپل صاحبہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت یوم والدین سال میں دو مرتبہ منانے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد مکرمہ بیگم عاطف صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ پھر مکرمہ پرنسپل صاحبہ نے طالبات کی ماؤں سے خطاب کیا۔ اور ان مسائل۔ شکایات اور الجھنوں کا ذکر کیا۔ جن سے انہیں دو چار ہونا پڑتا ہے۔ اور طالبات کی تعلیم و تربیت میں ماؤں سے تعاون کی اپیل کی۔

آخر میں آپ نے معلمات اور والدین کی ایسوسی ایشن قائم کرنے کے لئے محترمہ ڈائریکٹرس صاحبہ کی خدمت میں درخواست کی اس کے بعد مکرمہ اریبہ قائم صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت نے بعض ایسے مسائل کا اظہار کیا جو اساتذہ کو درپیش ہیں۔

اس تقریب کے بعد چند ایک ماؤں نے اپنی تکالیف بیان کیں۔ کئی نے مفید مشورے بھی دیئے۔ اور اکثریت نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ کہ وہ ہر طرح کالج میں دی گئی تعلیم و تربیت سے مطمئن ہیں۔ اس تقریب میں ماؤں اور لیکچررز نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

آخر میں حضرت ام متین صاحبہ نے خطاب فرمایا اور آپ نے فرمایا جہاں انسان کے لئے مال آزمائش و فتنہ کا موجب ہے۔ وہاں اولاد بھی فتنہ و آزمائش کا موجب ہے۔ آج کی تقریب کا مقصد یہ ہے کہ مائیں بچیوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ بچیوں کے فعل و عمل کے اصل نگران والدین ہیں۔ خصوصاً مائیں۔ باپ کا زیادہ وقت گھر سے باہر گزرتا ہے اس کی طرف توجہ زیادہ نہیں ہو سکتی۔ گو اساتذہ پر بھی بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ مگر اس سے کہیں زیادہ ذمہ داریاں ہیں۔ صرف ان بچیوں کو اعلےٰ تعلیم دلوانی چاہیئے۔ جو اس کی قابلیت رکھتی ہوں۔ اصل علم تو قرآن کریم کا علم ہے۔ جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ بچیوں کو چاہیئے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھیں دینی مسائل جاننے کی کوشش کریں۔ انہیں اپنے عقائد کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے کا ڈھنگ بھی آنا چاہیئے۔ اس ادارہ کا بنیادی مقصد ہی دینی تعلیم دینا ہے۔ اس لئے بچیوں کو چاہیئے کہ وہ دینیات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی بچی دینیات میں فیل ہو جائے گی تو اس کا داخلہ روک لیا جائے گا۔ خطاب کے آخر میں آپ نے ماؤں کی توجہ اس طرف بھی مبذول کروائی کہ وہ بچیوں کو پابندی نماز کی عادات ڈالیں۔

حضرت ام متین صاحبہ کی صدارتی تقریر کے اختتام پر مکرمہ پرنسپل صاحبہ کی درخواست پر مجلس معلمات و اہلیات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ متفقہ رائے سے بیگم صاحبہ مرزا مجید احمد صاحب اس مجلس کی صدر اور بیگم بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت معتمد منتخب ہوئیں۔

پروگرام کے اختتام پر حضرت ام متین صاحبہ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں مہمانوں کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹر)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم مرزا شہاب الدین صاحب لائل پور بعارضہ دمہ دیر سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار مرزا محمد اسلم بلڈنگ کنٹریکٹر ربوہ

امانت تحریک جدید

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(دفتر امانت تحریک جدید)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد)

چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب آف لندن

۱۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب قریباً ۶۲ سال کی عمر میں مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۷۰ء کو امریکہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ وفات سے چند لمحے قبل آپ ہسپتال سے اپنے گھر اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ سے فون پر باتیں کر رہے تھے۔ پھر یکدم ان پر دل کی تکلیف کا حملہ ہوا جس سے جان بر نہ ہو سکے۔ جنازہ امریکہ سے لائل پور تک بذریعہ ہوائی جہاز پہنچایا گیا۔ ربوہ سے کار کا انتظام تھا ان کی خواہش تھی کہ ان کو ربوہ ضرور پہنچایا جائے۔ ربوہ میں آپ لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین صاحب مرحوم کے پہلو میں سپرد خاک کئے گئے ہیں

۲۔ آپ ۱۹۴۵ء میں پاکستان سے بسلسلہ کاروبار تشریف لائے تھے۔ نہایت ہی محنتی اور دیانت دار تھے ان کی وجہ سے کاروبار خوب چل نکلا۔ آپ ۱۹۶۶ء تک (۸ سال) لندن میں قیام پذیر رہے جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ۱۹۶۰ء سے آپ مسجد لندن کے مکان نمبر ۱۶ میلروز روڈ کی Basement میں مقیم تھے اور ہر وقت اپنی کار جماعت کے کاموں میں بخوشی استعمال کرتے تھے۔ ۱۹۵۵ء میں جب مصلح الموعود لندن تشریف لائے تھے تو آپ نے حضور کی بڑی خدمت کی۔ غالباً لندن کا کوئی احمدی بھائی ایسا نہ ہوگا۔ جو ان کو نہ جانتا ہوگا۔

۳۔ مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی تھے خدا تعالیٰ نے بڑی سادہ اور بلا تکلف طبیعت دی تھی۔ ہر وقت راضی برضا رہتے تھے آپ کبھی بھی کسی کی مدد کرنے سے انکار نہ کرتے تھے اور اپنی ہمت سے کہیں بڑھ کر کام کر دیتے تھے۔ لوگوں کے کام کو بڑے شوق و ذوق اور خوشی سے کرتے تھے اور اس میں کبھی کوئی عار نہ سمجھتے تھے ہر وقت منہ پر یہ فقرہ ہوتا تھا کہ "میں آپ کا خادم ہوں" ہر کسی سے آپ کا ملن جلن تھا ہر وقت خدمت دین اور خدمت خلق میں کوشاں رہتے تھے۔ جب بھی کسی شخص کو ان کے ہاں جانے کا اتفاق ہوتا گھر میں جو کچھ بھی اس وقت ہوتا فوراً پیش کر دیتے۔ آپ بڑے اچھے COOK بھی تھے۔ خوب مزیدار چیزیں بناتے تھے اور پھر بڑے اصرار سے مہمانوں کو کھلاتے اور اگر مہمان نہ کھاتے تو ان کو ساتھ لپیٹ کر چیزیں دے دیتے کہ گھر جا کر کھا لیں۔

۴۔ بازار سے سودا سلف لینے جاتے تو کئی احباب جماعت سے پوچھ کر جاتے اور ان کی اشیاء بھی خرید لاتے پھر ان کو ان کے گھروں میں پہنچاتے تب کہیں اپنے گھر جاتے۔ ان کو جماعتی کاموں کا بہت شوق تھا۔ غالباً کوئی دن ایسا نہیں گذرتا ہوگا۔ جبکہ آپ نے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا کوئی کام نہ کیا ہو۔ پھر کبھی کسی سے اپنے کام کرنے کا ذکر تک بھی نہ کرتے تھے

۵۔ گھر میں بیوی بچوں سے بہت پیار تھا۔ بچوں کی سب باتیں بیماری کے باوجود بھی پورے کرتے۔ جب کبھی آپ کے دفتر میں کوئی نوکری کی جگہ خالی ہوتی تو فوراً اپنے احمدی بھائیوں کو بتلا دیتے کہ دیکھو فلاں جگہ خالی ہے۔ جلدی کوشش کرو ان کی اس قسم کی کوششوں سے کئی احمدی دوستوں کو عمدہ کام مل گئے تھے

۶۔ آپ ۱۹۶۶ء سے بیمار رہنے لگے تھے۔ پھر کچھ عرصہ بعد آپ کو سانس کی تکلیف بھی شروع ہو گئی جس کا انہوں نے لگ کر علاج کروایا۔ جس سے آرام ہو گیا پھر ۱۹۶۷ء میں تکلیف شروع ہو گئی۔ اس وقت آپ امریکہ میں قیام پذیر تھے۔ امریکہ میں جب آپ نے جولائی ۱۹۶۷ء میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لندن تشریف لانے کا سنا تو باوجود بیمار ہونے کے لندن تشریف لائے اور حضور سے ملے۔ حضور پُر نور سے جب مصافحہ کر رہے تھے تو میں اتفاق سے ان کے پیچھے کھڑا تھا۔ حضور سے فرمانے لگے "حضور میں امریکہ سے محض آپ کو ملنے آیا ہوں اور میں دل کا مریض ہوں اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہا کریں۔ پھر بیوی بچوں کے لئے دعا کی درخواست کی"۔ امریکہ واپس جا کر پھر بیمار رہنے لگے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد امریکہ میں ان کا فرزند اکبر چوہدری عباس اکبر ایک مختصر سی بیماری کی وجہ سے اچانک وفات پا گیا یہ صدمہ ان کے لئے اور ان کی بیگم صاحبہ کے لئے خاص طور پر ناقابل برداشت تھا۔ اس وقت یہی لڑکا ملازمت کرتا تھا اور باقی لڑکے چھوٹی عمر کے تھے اور پڑھتے تھے۔ اس صدمہ کو بھی انہوں نے بڑی ہمت اور جوانمردی سے برداشت کیا۔

۷۔ آپ کو میرے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور سے بھی بے حد اُنس تھا۔ اکثر اوقات قیام لندن کے دوران اُن سے ملتے رہتے تھے۔ پھر ان کی وفات کی خبر جب ربوہ سے اچانک ان کو اپریل ۱۹۶۹ء میں ملی تو ایسا صدمہ ہوا کہ کئی روز خاموشی میں گذارے۔ اب آپ نے ۹½ مہینے کے بعد اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر دم لیا ہے ؎

اے خدا بر تربت او باراں رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در جنت النعیم

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک ایم ایس سی (کیمسٹری) کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے یونیورسٹی کے نئے نصاب کیمسٹری میں فرسٹ کلاس یا کم از کم سیکنڈ کلاس ہونا ضروری ہے گریڈ ۲۰-۱۵۰-۲۰-۳۷۵-۱۵ ۲۹۵ میں ابتدائی تنخواہ ۲۲۰/- + ۴۸/- ۲۸۸/- روپے دی جائے گی درخواستیں بنام پرنسپل ۳۰ مارچ تک دفتر کالج کو بھجوا دی جائیں۔ انٹرویو کیلئے بعد میں اطلاع دی جائیگی۔ آمد و رفت کا خرچ برداشت ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

"اچھے بچے کون ہیں"؟

اچھے بچے وہ ہیں (۱) جو پنجوقتہ نماز باجماعت پڑھنے کے عادی ہوں۔

۲۔ صبح سویرے بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔

۳۔ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں

۴۔ بزرگوں کا احترام کریں

۵۔ والدین کی ہر بات کو مانیں

۶۔ استادوں کی تعظیم کریں

۷۔ کسی کو تنگ کر کے اپنا دل خوش نہ کریں

۸۔ نیک کاموں میں سب سے آگے ہوں

۹۔ جھوٹ نہ بولیں

۱۰۔ اطاعت کرنے میں فخر محسوس کریں۔

امید ہے یہ سب اچھی باتیں سب احمدی بچوں میں ہوں گی۔ اسلئے کہ آپ نے والدین کی نیک نامی کا موجب اور قوم کے لئے قابل فخر وجود بننا ہے۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

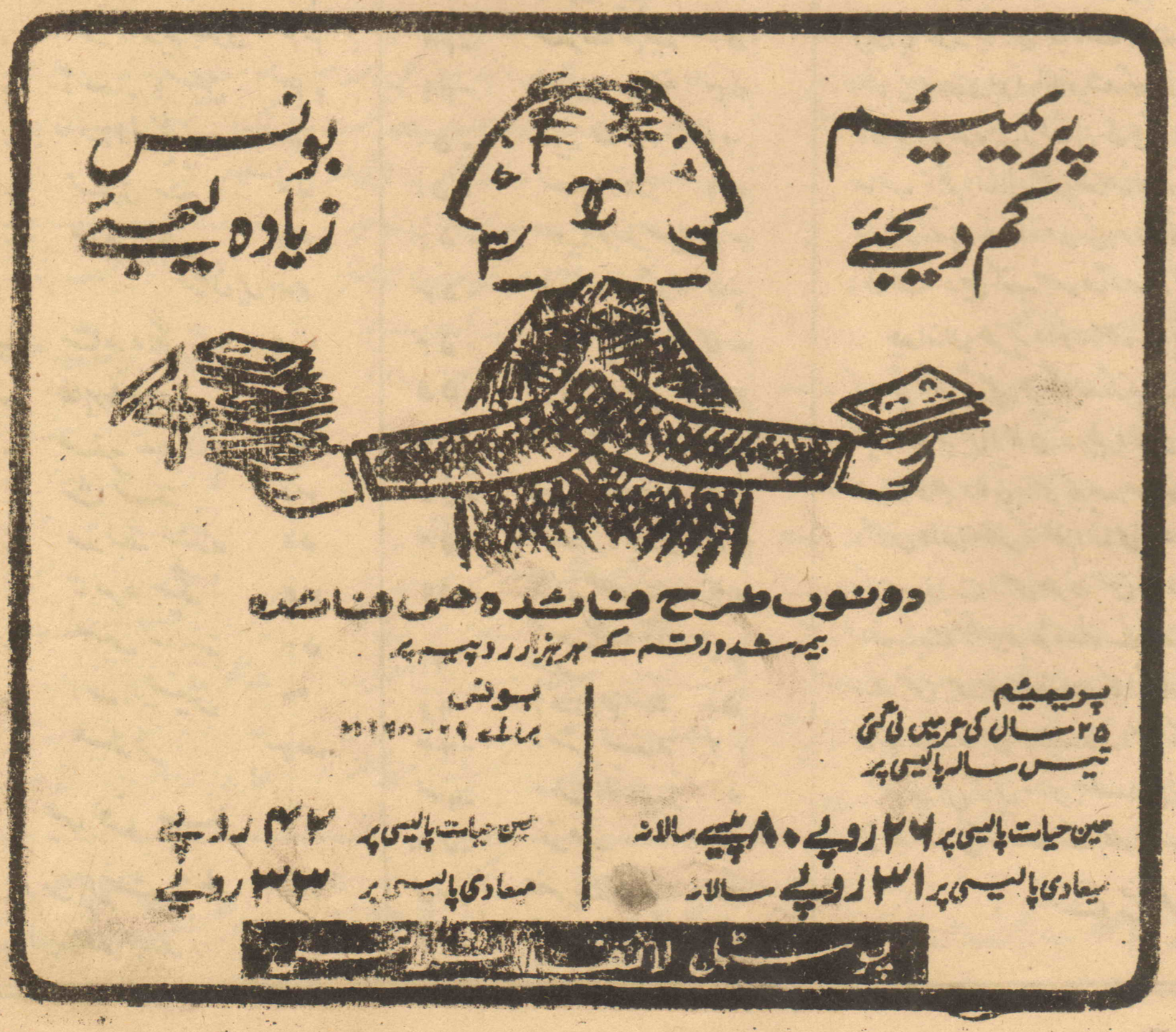

نتیجہ امتحان سالانہ دینیات جماعت دہم ۱۹۶۹-۷۰ء

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

جماعت دہم کا سالانہ دینیات کا امتحان نظارت تعلیم کی طرف سے لیا جاتا ہے ان کی طرف سے یہ اختیار اس سال مجھے دیا گیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بچیوں میں قرآن مجید کی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے گذشتہ سال فیصلہ کیا تھا کہ جماعت دہم میں دینیات میں اوّل آنے والی طالبہ کو لجنہ کی طرف سے بطور انعام ایک گولڈ میڈل دیا جایا کریگا۔ جس کا نام "نصرت جہاں میڈل" رکھا گیا ہے۔ سال رواں کے امتحان میں جو نومبر ۱۹۶۹ء میں لیا گیا تھا۔ عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ بنت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب ۹۰/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے اس میڈل کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تفصیل نیچے حسب ذیل ہے۔

(حکیم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

جو طالبات فیل ہیں یا جنہوں نے امتحان نہیں دیا۔ ان کا امتحان دوبارہ اسی نصاب کا ان کے فرسٹ ایئر میں داخلہ کے وقت لیا جائیگا۔ نتیجہ ۸۱ء۱ فیصدی رہا۔

فریق الف

نمبر شمار	نام طالبہ	حاصل کردہ نمبر
۱	امۃ الماجد	۴۹
۲	بشریٰ بہجت	۴۷
۳	عذرا شمیم	۶۶
۴	نصرت جہاں	۴۴
۵	امۃ الکریم	۴۶
۶	امۃ العزیز عابدہ	۶۶
۷	ناصرہ ہما	۳۶
۸	منصورہ آمین	۴۵
۹	امۃ الجلیل	۴۹
۱۰	عائشہ	۷۳
۱۱	امۃ الودود	۴۸
۱۲	حمیدہ خالدہ	۳۸
۱۳	امۃ الشافی	۳۶
۱۴	امۃ الحی	۳۸
۱۵	عائشہ الٰہی	۴۴
۱۶	امۃ الکریم بشریٰ	۳۴
۱۷	آصفہ یاسین	۴۳
۱۸	امۃ الحی ظہیر	۴۳
۱۹	بشریٰ بشیر	۶۴
۲۰	نورِ سحر	۸۶
	میزان میں دوم	
۲۱	شاہدہ بیگم	۶۳
۲۲	طاہرہ نسیم	۵۰
۲۳	عزیزہ نذیر	۶۴
۲۴	شائستہ	۳۴
۲۵	صدیقہ بشریٰ	۵۷
۲۶	ناصرہ بیگم	۳۴
۲۷	صبیحہ نسیم	۵۴
۲۸	امۃ الرفیق	۸۰
۲۹	نیلوفر	۳۳

فریق ب

۳۰	امۃ الرشید اسلم	۴۵
۳۱	امۃ الوحید	۴۳
۳۲	زاہدہ احمد	۵۱
۳۳	بشریٰ پروین	۶۱
۳۴	مبشرہ	۷۷
۳۵	امۃ الکریم	۳۸
۳۶	ریاض بیگم	۵۳
۳۷	شاہدہ منشی	۷۰
۳۸	امۃ الحی	۷۰
۳۹	امۃ الرفیق طاہرہ	۹۰
	میزان میں اوّل	
۴۰	امۃ الحفیظ	۴۷
۴۱	امۃ الشافی	۵۳
۴۲	فیضیہ	۴۳
۴۳	امۃ المجید	۳۵
۴۴	طاہرہ صدیقہ	۳۴
۴۵	نعیمہ پروین	۵۶
۴۶	زبیدہ بیگم	۴۶
۴۷	بشریٰ بیگم	۳۳
۴۸	مسرت ناہید	۵۰
۴۹	صفیہ اشرف	۵۳
۵۰	ذکیہ خانم	۶۷
۵۱	نسیم اختر	۳۹
۵۲	سعیدہ فردوس	۳۷
۵۳	مسرت آرا	۴۵
۵۴	فرحت بیگم	۵۵
۵۵	بشارت جمیل	۳۴
۵۶	شگفتہ	۴۱
۵۷	امۃ الباسط	۶۶
۵۸	سعیدہ پروین	۳۵
۵۹	ممتاز عصمت	۷۹

فریق ج

۶۰	حبیبہ	۴۰
۶۱	امۃ الباسط	۵۰
۶۲	امۃ السلام	۴۶
۶۳	امۃ النعیم	۵۱
۶۴	فوزیہ	۵۸
۶۵	نصرت خانم	۵۶
۶۶	نسرین اکبر	۴۴
۶۷	قدسیہ افضل	۷۶
۶۸	رضیہ سلطانہ	۳۸
۶۹	نصرت مبارکہ	۴۶
۷۰	زاہدہ	۲۶/۷۵
	صرف حصہ قرآن مجید	
۷۱	رحیم	۵۰
۷۲	نصرت	۴۶
۷۳	راشدہ	۴۴
۷۴	امۃ النور	۷۳
۷۵	نصیرہ	۵۱
۷۶	شمیم	۵۴
۷۷	صبیحہ	۴۰
۷۸	صادقہ	۵۰
۷۹	نعیمہ	۴۶
۸۰	بشریٰ بیگم	۷۸
۸۱	خدیجہ بیگم	۴۷
۸۲	نسیم اختر	۵۴
۸۳	مبارکہ	۳۷
۸۴	پروین	۵۳
۸۵	زینت	۶۴
۸۶	زاہدہ	۵۴
۸۷	حمیدہ (پرائیویٹ)	۶۴

فریق د

۸۸	عارفہ ربانی	۸۵
	میزان میں سوم	
۸۹	امۃ العزیز	۵۷
۹۰	حمیدہ بیگم	۴۱
۹۱	فرخندہ	۳۹
۹۲	امۃ الحی	۴۷
۹۳	امۃ الشکور	۶۱
۹۴	نصرت جہاں	۴۹
۹۵	فضیلت پروین	۵۱
۹۶	ناصرہ فوزیہ	۶۱
۹۷	سلیمہ طاہرہ	۵۳
۹۸	ناصرہ بیگم	۴۴
۹۹	حبیبہ بی بی	۴۳
۱۰۰	بشریٰ	۳۹
۱۰۱	امۃ النصیر	۵۵
۱۰۲	رقیہ بی بی	۴۹
۱۰۳	نعیمہ خانم	۷۲
۱۰۴	ناصرہ	۳۷
۱۰۵	نصرت یعقوب	۳۶
۱۰۶	زاہدہ اسلام	۳۵
۱۰۷	کنیز	۴۶
۱۰۸	فہمیدہ	۶۷
۱۰۹	طیبہ (پرائیویٹ)	۳۶
۱۱۰	امۃ المتین عابدہ	۴۵
۱۱۱	صفیہ بیگم	۳۸
۱۱۲	ذکیہ نسرین	۳۶

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا تیسرا ماہانہ جلسہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش (۲۷ فروری ۱۹۷۰ء) ایوانِ محمود میں صبح ساڑھے سات بجے زیر صدارت مکرم اقبال احمد صاحب نجم نائب مہتمم اطفال منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد اطفال نے کھڑے ہو کر صاحب صدر کے ساتھ عہد دوہرایا بعدہٗ تین اطفال نے مل کر احمدی بچوں کا ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے احمدی بچوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے نماز مل کی ادائیگی، نیک اعمال کی بجا آوری، بڑوں کا ادب، والدین کی اطاعت، دینی کتب خصوصاً سلسلہ تشحیذ کے مطالعہ اور خریداری بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں عزیز داؤد احمد نے نہایت خوش الحانی سے "دے مفضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ" نظم پڑھی اس کے بعد مکرم ملک محمد اکرم صاحب سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی تقریر میں احمدی اور غیر احمدی بچوں میں فرق بیان کرتے ہوئے اطفال کو اطاعت اور وفا کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں اوّل آنے والی مجلس دار النصر کو علم انعامی۔ دوم موسٹل جامعہ احمدیہ اور سوم حلقہ مسجد مبارک کو سند دی اسی طرح حسن کارکردگی کی لحاظ سے نمایاں مجالس اور مثالی اطفال کو انعامات تقسیم فرمانے کے بعد اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ نے تقسیم انعامات کے ضمن میں خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اصل انعام تو وہ ہے جو انسان اپنے رب سے حاصل کرے اور اس کے حصول کی صورت یہی ہے کہ ہم اپنے رب کے ہر حکم پر عمل کریں۔ اس سلسلہ میں خصوصاً پنجوقتہ نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ ربوہ

حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے علاوہ دیگر امور میں بھی اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور متواتر مالی قربانی کرتے رہیں۔ اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے انتوار سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے زیبا نہیں کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے اور دنیوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو انتوار میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایا دار بننے کی عادت ہو جائے جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں۔ دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بقایا دار دوست اس طرح بقایا دار بنتے ہیں اس لئے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اپنی وصیتوں کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی میں سے حصہ آمد کی رقم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کر دیا کریں گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے اس طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں۔ تاکہ ان کا "عہد" دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ رہے۔

دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کی فوقیت کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے بھی لگایا جا سکتا ہے:۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی نہیں یہ تو حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے تھا۔ میں چند دن کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں۔ جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں"۔

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر جو فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالمجید صاحب چوہدری ۱۵۔ الخدمت سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب بتاریخ ۲۹/۵/۶۹ وفات پا گئے ہیں مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۹۴۸/۲۵۴-۹۸ میں مبلغ -/۹۲ روپے جمع ہیں۔ اس رقم میں سے مبلغ ۵۶۵/۶۰ حصہ جائداد مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر کے بقیہ رقم مبلغ ۳۴۴/۴۰ روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ (۱) عبداللطیف صاحب چوہدری (۲) عبدالماجد صاحب چوہدری (۳) ڈاکٹر عبدالباسط صاحب چوہدری (۴) عبدالمسیح صاحب چوہدری (۵) عبدالرشید صاحب چوہدری (۶) ڈاکٹر عطیہ کامل صاحبہ (۷) مبارکہ شمیم صاحبہ۔ ان وارثان مذکورہ رقم بعد ادائیگی حصہ جائداد مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کسی وارث و طلبہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت ۱۳۴۹ ہش (۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ یعنی صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اس عرصہ میں حصہ آمد کے موصی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی سال رواں کی آمدنی کا حصہ وصیت ۲۵ شہادت (۲۵ اپریل) تک پورے کا پورا ادا کر دیں۔ تاکہ ۳۰/۴/۷۰ تک تمام رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائیں۔ اور اس سال کی ایک پائی بھی ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اسی طرح حصہ آمد کے جن موصی احباب کے ذمہ سالہائے گذشتہ کے بقائے ہیں اور انہوں نے ان بقائیوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے۔ ان کا بھی یہ فرض ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقائیوں کی واجب اقساط کو ۳۰/۴/۷۰ تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن ان کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار موصی احباب کو اپنے بقائیوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک یہ ایک معاہدہ ہے لیکن اگر نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے معاہدوں میں جو اسی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے بھانجے سعید اللہ خان پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور اس کے چچا جان خان کو انفیکشن (Infection) کے سٹوڈیو میں آگ لگ جانے سے اس کو بجھاتے وقت ہاتھ اور ٹانگیں جھلس گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت بے چینی اور سخت تکلیف ہے۔

احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(آغا محمد عبدالرحیم ۴۔۱۴۰ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ کا رسول کا اپریشن لاہور ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (حکیم محمود احمد۔ دار الشفا خانیوال)

۳۔ میرے بچے اور اہلیہ بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت والی نیک کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع از لائل پور۔ اسلام نگر)

۴۔ خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے چار سال ہو گئے ہیں ڈاکٹروں نے یہ مرض لاعلاج قرار دیا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں قوت سماعت بحال ہونے کی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکرم شاہد کھاریاں)

دعائے مغفرت

میری بیوی حفیظ بیگم صاحبہ مورخہ ۳/۶ بروز جمعہ اپنے حقیقی مولا سے جا ملی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ضیاء الدین کلاس والا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

رجسٹرڈ ہومیوپیتھک ڈاکٹر کی

ضرورت ہے

ہمیں ایک رجسٹرڈ ہومیوپیتھک ڈاکٹر کی ضرورت ہے معقول تنخواہ اور دیگر مراعات حسب قابلیت دی جائیں گی۔ امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور سرٹیفکیٹوں کی نقول کے ہمراہ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں ارسال فرمائیں۔

خاکسار۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر انچارج ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

زود جام عشق مشہور و معروف نسخہ! اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۶۰ گولیاں تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ
۲۰ روپے

انسان اپنی ذات میں ایک مُشتِ خاک سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا

یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہی ہے جس نے انسان کو اٹھایا اور ترقی عطا فرمائی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ فرماتا ہے مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ تم اپنی ہستی کو کیا سمجھتے ہو؟ آخر انسان ہے کیا چیز کہ خدا تعالےٰ اس کی پرواہ کرے۔ اگر خدا تعالےٰ انسان کو خود ہی بطور احسان اپنی طرف بلانے کا سامان نہ کرتا اور اُسے فرش سے اٹھا کر عرش تک نہ پہنچا دیتا تو اپنی ذات میں وہ کیا حقیقت رکھتا تھا کہ اسکی طرف توجہ کی جاتی۔ یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہی ہے جس نے انسان کو اٹھایا اور اُسے ترقی عطا فرمائی چنانچہ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کے ایک معنے یہی ہیں کہ لَوْلَا دُعَاؤُهُ إِيَّاكُمْ إِلَى الطَّاعَةِ یعنی اگر اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے یہ لازم نہ کر لیا ہوتا کہ میں اپنے بندوں کو پکاروں گا اور اُن کی ترقی کے سامان کرونگا تو تم ایک مشت خاک سے زیادہ کوئی حقیقت نہ رکھتے تھے یہ محض خدا تعالےٰ کا احسان ہی ہے کہ وہ دنیا کی گمراہی پر اپنا کوئی مامور اور مصلح کھڑا کرتا۔ اور بھٹکتی ہوئی مخلوق کو پھر راہِ راست کی طرف لے آتا ہے وہ اسکے ذریعہ گری ہوئی قوموں کو عزت دیتا اور گمنامی میں زندگی بسر کرنے والوں کو دُنیا کا معلم اور بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اگر اس نے تمہارے لئے اپنا کلام نازل نہ کرتا ہوتا تو وہ تمہاری اس قدر خاطر مدارت کیوں کرتا۔ اور تمہارے لئے زمین و آسمان کیوں بناتا۔ پھر تو تمہاری طرف اسے اس قدر توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہ محض اس کا احسان ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف بلا کر تمہارے لئے عزت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو۔ آپ تمام جہان سے منقطع ہو کر ایک گوشۂ گمنامی میں پڑے تھے اور غارِ حرا میں عبادتیں کیا کرتے تھے۔ آپ نے وہ تمام ذرائع جو دنیوی ترقی کے حصول کے ہیں ترک کر رکھے ہیں مگر آپ کے پاس خدا تعالےٰ کا فرشتہ آیا اور اُس نے کہا اٹھ خدا تجھے بلاتا ہے اور پھر اُس گوشۂ گمنامی سے نکال کر اللہ تعالےٰ نے آپ کو دُنیا کا بادشاہ بنا دیا اور ایسی ترقی عطا کی کہ مذہب اور سیاست اور تمدن اور معاشرت سب پر آپ کا رنگ چھا گیا حتیٰ کہ آپ کے غلام یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کئے بغیر اور لیبارٹریز میں تجربات کرنے کے بغیر ہی ہر فن میں دُنیا کے اُستاد بن گئے۔ اور جس میدان میں بھی انہوں نے قدم رکھا تمام دُنیا سے آگے بڑھ گئے۔ اگر یہ خدا کی موہبت نہیں تو اور کیا چیز ہے؟

ایک صحابی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دفعہ ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ قربانی کے لئے بکری لے آؤ۔ میں نے سوچا کہ مدینہ میں تو اس رقم میں ایک ہی بکری ملے گی مگر کسی گاؤں سے دو مل جائیں گی۔ اس لئے میں نے ایک گاؤں سے ایک اشرفی میں دو بکریاں خرید لیں جب واپس آیا تو مدینہ میں کسی نے پوچھا کہ کیا بکری فروخت کرو گے میں نے کہا ہاں اور ایک بکری ایک اشرفی میں اُس کے پاس فروخت کر دی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر میں نے بکری بھی پیش کر دی اور اشرفی بھی۔ اور آپ کے دریافت فرمانے پر میں نے یہ تمام واقعہ عرض کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور آپ نے مجھے دُعا دی۔ آپ کی اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجودیکہ عرب ایرانیوں اور رومیوں جیسے تاجر نہ تھے پھر بھی وہ صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دُعا کے طفیل میری یہ کیفیت ہوگئی کہ اگر میں نے مٹی بھی خریدی تو وہ سونے کے بھاؤ بک گئی لوگ زبردستی اپنا مال میرے پاس تجارت کے لئے چھوڑ جاتے تھے اور میں لینے سے انکار کرتا تھا۔ یہ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کی صداقت ہی کا ایک کرشمہ تھا اس میں اپنے کسی ہنر یا محنت کا دخل نہ تھا۔" (تفسیر کبیر)

انصار اللہ کا فرض

جماعت کی ترقی کے لئے عزم کی ضرورت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انصار کا ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالےٰ کو بہت پسند تھیں۔ چنانچہ جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں اُن کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے اور اتنی طاقت پکڑ لے کہ دُنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہ سکے"

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے ذریعہ اسلام دُنیا کے کناروں تک پہنچ گیا ہے اور سعید روحیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش فرما دیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کتابچہ "شانِ قرآن مجید"

مہتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات و الفاظ پر مشتمل ۴۲ صفحات کی ایک مختصر کتاب نظارت نے شائع کروائی ہے جو جماعت کے احباب اور غیر از جماعت دوستوں کے لئے نہایت درجہ مفید ہے۔ جماعتیں اور احباب اپنی ضرورت کے مطابق یہ کتاب خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں یہ کتابچہ جماعتیں بلا قیمت طلب فرمائیں

(وائس پرنسپل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

محترم مرزا صالح علی صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم مرزا صالح علی صاحب ۱۰ مارچ ۱۹۷۰ء ساڑھے سات بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کراچی میں بعمر ۷۴ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا جنازہ ان کے فرزندان ۱۱ مارچ کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مغرب کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابی حضرت مرزا صفدر علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ (جنہیں حضور کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کے صاحبزادے اور پیدائشی احمدی تھے۔ نیز آپ کو خود بھی حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ مرحوم نے ایک صاحبزادی محترمہ خورشید عطا صاحبہ اہلیہ مرزا عطاء الرحمٰن صاحب کراچی اور پانچ فرزند مرزا صادق علی صاحب مرزا لیاقت علی صاحب، مرزا ارشاد علی صاحب مرزا سعید احمد صاحب اور مرزا ہارون علی صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں آپ کے فرزند مرزا سعید احمد عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸ میں رہائش پذیر ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴